129704-خاوند سے علیحدہ دوسرے ملک میں رہنے والی بیوی کو اپنے خاوند کے پاس جانا چاہیے

سوال

دو روز قبل میں نے سوال کیا تھا لیکن ابھی تک اسکا جواب نہیں دیا گیا، کیا آپ کے لیے میرے سوال کا جواب دینا ممکن ہے تا کہ میری مشکل حل ہو سکے اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

میری ایک برس قبل شادی ہوئی تھی لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ اگر مجھے یہاں کوئی ملازمت مل جائے تو میں اپنے خاوند کو یہیں بلا لوں، یا پھر خاوند کے ساتھ رہنے کے لیے پاکستان چلی جاؤں، حالانکہ میرے خاوند نے مجھے کچھ نہیں کہا یہاں رہوں یا پاکستان چلی جاؤں، یہاں لندن میں میرا ایک دو کروں پر مشتمل اپنا ملکیتی گھر ہے اور مجھے حکومت کی جانب سے ماہانہ الاونس بھی ملتا ہے.

نہ تو میرا خاوند میرے کوئی حقوق ادا کرتا ہے، اور نہ ہی میں اس کا کوئی حق ادا کرتی ہوں، لیکن اگر میں اسے یہاں لندن بلاتی ہوں تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ میں یہاں مرد و عورت کے مخلوط ماحول میں ملازمت کرونگی، جو کہ میں نہیں کرنا چاہتی، تو کیا میرے لیے ایسے ماحول میں ملازمت کرنی جائز ہے، حالانکہ مجھے علم ہے کہ میرا خاوند پاکستان میں میرا سارا خرچ برداشت کر سکتا ہے، تو کیا مجھے پاکستان جا کر اپنے خاوند کے حقوق ادا کرنے چاہیں تا کہ وہ بھی میرا حقوق ادا کر سکے ؟

اور کیا اگر وہ مجھے پاکستا بلانا چاہے تو ٹکٹ خاوند کے ذمہ ہوگی یا نہیں، اور حکومت سے جو معاونت حاصل کر رہی ہوں کیا وہ حرام شمار ہوگی یا نہیں، کیونکہ میرے خاوند کی مالی حالت اچھی ہے، میری بچے کے میرے خاوند پر کیا حقوق ہونگے، کیونکہ میری بچی کا باپ یہاں لندن میں رہتا ہے اور جس چیز کی ضرورت ہو وہ بڑی خوشی سے بچی کو لا کر دیتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

ازدواجی زندگی میں استقرار اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب خاوند اور
بیوی آپس میں محبت و مودت اور الفت پیار اور خیر و بھلائی میں دنیا و آخرت کے
معاملات میں ایک دوسرے کے تعاون پر اکٹھے رہیں.

یہ کوئی ازدواجی زندگی نہیں کہ آپ کسی اور ملک میں رہیں اور آپ
کا خاوند دوسرے ملک میں رہتا ہو، اس طرح تو نہ وہ آپ کے حقوق ادا کر سکے گا اور
نہ ہی آپ اس کے حقوق حسن سلوک سے ادا کر سکتی ہیں، حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے
تو دونوں کو حسن سلوک اور اچھے طریقہ سے بود و باش اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، اور
یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب خاوند اور بیوی اکٹھے رہیں.

اس لیے آپ خاندان کو جمع کرنے کی کوشش کریں تا کہ محبت و الفت
اور مودت قائم ہو سکے.

اور اگر آپ کے خاوند کا آپ کے پاس لندن میں آنے کا معنی یہ ہو کہ آپ مرد و عورت کے مخلوط ماحول میں ملازمت اختیار کریں اور آپ کا خاوند بغیر ملازمت کے رہے تو یہ حرام ہے کیونکہ مرد و عورت کے مخلوط ماحول میں عورت کے لیے ملازمت کے حرام ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں، اور خاندان کے افراد کے دین اور اخلاق پر اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے.

اس لیے جب آپ کا خاوند پاکستان میں آپ کے نان و نفقہ اور دوسرے اخراجات برداشت کرنے کی استطاعت رکھتا ہے تو پھر آپ دونوں کو پاکستان میں رہنا افضل و بہتر ہے.

رہا یہ کہ آپ کے خاوند کے پاس جانے اخراجات کون برداشت کرے تو یہ بھی خاوند کے ذمہ ہیں، بلکہ اگر اس کے لیے آسانی ہو کہ وہ آپ کو لندن سے آکر پاکستا لے جا سکتا ہے تو پھر اسے لندن آکر آپ کو لے جانا چاہیے تا کہ آپ بغیر محرم سفر کرنے سے بچ سکیں.

خاوند کے پاس جانے کے لیے ٹکٹ کی قیمت آپ کے لیے مانع نہیں ہونی چاہیے کہ ٹکٹ کے اخراجات آپ دونوں کے اکٹھا ہونے میں حائل ہو جائیں اور علیحدگی کی زندگی بسر کرتی پھریں.

رہا مسئلہ برطانوی حکومت کی جانب سے آپ کو جو بے روزگاری الاؤنس ملتا ہے وہ شروط پر منحصر ہو گا کہ وہ الاؤنس حاصل کرنے کے لیے انہوں نے کیا شروط مقرر کر رکھی ہیں، اگر آپ ان شروط کے ہوتے ہوئے حاصل کریں تو ٹھیک ہے وگرنہ صحیح نہیں.

رہی آپ کی اپنے پہلے خاوند سے بیٹی کے اخراجات کا مسئلہ تو آپ کے موجودہ خاوند کے ذمہ نہیں ہیں، کیونکہ وہ اس کا باپ نہیں ہے، بلکہ بچی کے سارے اخراجات اس کے والد کے ذمہ ہیں اور وہ اپنی استطاعت کے مطابق بچی پر خرچ کریگا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{وسعت و خوشحالی والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور جو تنگ دست ہو وہ اللہ تعالی کے دیے گئے رزق سے خرچ کرے، ہر ایک کو اتنا ہی مکلف کیا جائےگا

جتنا اسے دیا گیا ہے، عنقریب اللہ تعالی تنگی کے بعد آسانی پیدا کر دیگا }۔ الطلاق (

7).

واللہ اعلم.